

## ترجمہ و تلخیص

## مسلمان قاضیوں کے تذکرے

ڈاکٹر بدری محمد فہد (۲) ————— مترجم: ابوسعید اصلاحی

## تاریخ قضاة حجاز

۱۔ قضاة اہل المدینہ: مولف: مدائنی: ابوالحسن علی بن محمد (ت ۲۲۸/۸۴۲) ۵۲  
 ۲۔ قضاة المدینہ: مولف: ابن مینی: علی بن عبداللہ السعدی (ت ۲۳۲/۸۸)  
 راجح قول یہ ہے کہ یہ کتاب مدائنی ہی کی ہے۔ ترجمہ کا سبب ”اجبار قضاہ البقرة“  
 پر بحث کے دوران ہم نے بیان کر دیا ہے۔

۳۔ نزہتہ تدوی الاحکام باخبار الخطباء والائمة وقضاة بلد اللہ الحرام  
 مولف: ابن فہد: عزالدین عبدالعزیز بن عمر المکی (ت ۹۲۰/۱۵۱۵) ۴۴

## تاریخ قضاة شام

۱۔ الروض البام فہم دلی قضاة الشام: مولف: خوبی: محمد ابن احمد بن خلیل  
 قاضی دمشق (ت ۹۹۳/۱۲۹۴) ۴۵  
 ۲۔ اجبار قضاة دمشق: مولف: الذہبی: شمس الدین محمد ابن احمد دمشقی شافعی  
 (ت ۷۴۸/۱۳۴۸) ۴۶

۱۔ اس تحقیقی مقالہ کی پہلی قسط اپریل ۱۹۷۲ء کے تحقیقات اسلامی میں شائع ہوئی تھی۔ بعض وجوہ سے  
 اس کی دوسری قسط کافی تاخیر سے شائع ہو رہی ہے جس کے لئے ادارہ ’مترجم اور اپنے قارئین دونوں سے معذرت  
 خواہ ہے۔

مسلمان قاضیوں کے تذکرے

۳۔ الزہر البام فی شرف قضاة الشام : مولف : مقدسی : ابو الفضل ( اٹھویں صدی ہجری )

۴۔ القضاة الشافعیة : ( اس سے مراد دمشق کے شافعی قضاة ہیں ) مولف : نعیمی  
عبد القادر بن محمد بن عمرو دمشقی ، شافعی ، یہ دمشق میں شافعی قضاة کے نائب تھے  
( ت ۹۲۷ / ۱۵۲۰ ) ۷۸

نعیمی نے اس کتاب میں حنفی ، مالکی اور حنبلیہ قضاة کا تذکرہ نہ کر کے صرف شافعی قضاة کا ذکر کیا ہے ۔ اسی بنا پر ابن طولون اس کتاب کے اس حصے کا استدراک کیا ہے جس سے نعیمی نے آغاز برتا ہے ۔ ابن طولون نے نعیمی کی کتاب کو اپنی کتاب کے شروع میں اور استدراکات کو آخر میں ذکر کیا ہے تاکہ استدراکات اور ان کی کتاب میں امتیاز آسانی ہو سکے ۔

۵۔ اعلام الاعلام لمن ولی قضاة الشام : مولف : ابن اللبودی : ابو عباس ابن خلیل صاحبی دمشقی ( ت ۸۹۶ / ۱۴۹۱ ) یہ منظوم کتاب ہے ۔ ابن طولون دمشقی ( ۹۵۲ / ۱۵۴۶ ) نے ایک جلد میں اس کی شرح کی ہے ۹۹ لیکن ڈاکٹر منجد نے اس کتاب کو ابن طولون ہی سے منسوب کیا ہے ۔ ۵۰

۶۔ الثغر البام فی ذکر من ولی الشام : ابن طولون : شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن علی دمشقی ، حنفی ( ت ۹۵۲ / ۱۵۴۶ ) یہ کتاب اوسط سائز کے ۱۸ صفحات پر مشتمل ہے ۔ ڈاکٹر صلاح الدین منجد کی تحقیق کے ساتھ دمشق سے ۱۹۵۶ء میں شائع ہوئی ۔ اس کے پہلے حصے میں ان شافعی قضاة کا ذکر ہے جن کو نعیمی نے اپنی کتاب میں بیان کیا ہے اور دوسرا حصہ حنفی ، مالکی اور حنبلی قضاة کے بیان پر مشتمل ہے ۔ اسی دوسرے حصے میں ابن طولون نے نعیمی کی کتاب کا استدراک کیا ہے ۔ یہ کتاب مسالک کے اختلافات کے باوجود فتح اسلامی سے لے کر ابن طولون کے زلنے یعنی دسویں صدی تک کے دمشق کے قضاة کے حالات پر مشتمل ہے ۔ اس لحاظ سے یہ کتاب بڑی اہمیت کی حامل ہے کہ ہمیں پہلی مرتبہ دمشق کے قضاة سے آگاہی فراہم کرتی ہے ۔ ۵۱ یہ کتاب

قضاة کے ناموں شہروں، ان کی تہذیب و ثقافت، تالیفات اور اپنے شیوخ کا پتہ دیتی ہے۔ اور یہ بھی واضح کرتی ہے کہ وہ مساجد، مدارس اور گھروں کا اطلاق کن کن جگہوں پر کرتے تھے، نیز یہ بھی کہ منصب قضاة ان کے لئے جتنا باعث فخر تھا، اس سے علاحدگی اتنی ہی باعث ذلت۔

محقق نے اس کتاب میں ایک باب کا اضافہ کر کے ان قضاة کے ناموں کا ذکر کیا ہے جن کو ابو ایوب نے اپنے مندرجہ ذیل تذکرہ میں بیان کیا ہے، نیز تاریخ ابی ذرعرہ عبدالرحمن بن عمر والنصری (ت ۲۸۰ھ / ۱) میں مذکور دمشق کے قضاة کے بارے میں ایک فصل کو بھی کتاب سے ملحق کر دیا ہے۔

۷۔ تذکرہ ابن ایوب: ۵۶ مولف ابن ایوب الفاری۔ شرف الدین موسیٰ ابن القاضی جمال الدین یوسف بن ایوب الفاری، شافعی (ت ۱۰۰۰ / ۱۵۹۲) اس تذکرہ کو ابن ایوب نے بذات خود جمع کیا ہے تاکہ بعد میں آنے والوں کے لئے زیادہ بانی کے طور پر کام آئے۔ اس تذکرہ کو ابن ایوب نے مختلف مصادر سے نقل کیا ہے، پہلا حصہ مشہور اشخاص کے حالات پر مشتمل ہے اور دوسرا حصہ نزہۃ الخاطر و بہجت المقاطر پر مبنی ہے۔ یہ تذکرہ صرف شافعی قضاة پر حاوی ہے۔ اسی سے ڈاکٹر صلاح الدین نے ان شافعی قضاة کے ناموں کو نقل کیا ہے جن سے نعیمی نے اغماز برتا ہے نیز اسی سے گیارہویں صدی ہجری کے قضاة کے ناموں کو بھی نقل کیا ہے۔

۸۔ خلاصۃ نزہۃ الخاطر: مولف: ابن ایوب الفاری: یہ کتاب قضاة دمشق کے حالات پر مشتمل ہے۔ زرکلی کے بیان کے مطابق ابھی مخطوط کی شکل میں ہے۔ ۵۳

۹۔ الباشاۃ والقضاة (ادولاة دمشق فی العہد العثماني) مولف: ابن جمعہ محمد المنفاری حنفی (۱۲ویں صدی ہجری) یہ ایک ضائع شدہ ضخیم کتاب کی ایک فصل ہے جو نے اس کو سالوں کی محنت سے ترتیب دیا ہے۔ چنانچہ وہ موالی اور قضاة کے ناموں کے ساتھ دمشق میں اپنے دخول و خروج کا بھی ذکر کرتے ہیں۔ ڈاکٹر صلاح الدین نے ۱۹۶۹ء میں دمشق میں اس کتاب کی تحقیق کی۔

۱۔ تاریخ قضاة دمشق: مولف: نامعلوم: یہ کتاب شام کے ان قضاة کی تاریخ پر مشتمل ہے جنہوں نے سنیہ میں منصب قضا، سنبھالا۔ یہ کتاب ۱۲۰۸ کے قریب لکھی گئی ہے۔ مولف نے اس کتاب میں ۱۲۰۸ سے ۲۲۰ تک منصب قضا، پرفائزر ہونے والے قضاة کے ناموں کا اضافہ کیا ہے۔ یہ اضافہ صفحہ ۱۱۸ سے ۲۲ تک ہے اور مکتبہ ظاہریہ میں موجود ہے۔

۱۱۔ الفتح الجلی فی قضاة الحنبلی: مولف: شطی۔ محمد جمیل افندی (۴۱ ویں صدی ہجری) یہ رسالہ ۱۲۲۸ میں شائع ہوا اور دمشق کے شرعی محکمے کے حنبلی قضاة کے حالات پر مشتمل ہے۔ مولف نے اس کی ابتدا شمس الدین عبدالرحمن بن ابی عمر بن قدامہ سے کی ہے یہ ۶۶۶ میں سب سے پہلے دمشق میں حنبلی قضا پر مامور ہوئے۔ ۵

## تاریخ قضاة مصر

کتاب الولاة و کتاب القضاة = مولف: کنڈی: ابو عمر محمد بن یوسف

مصری (ت ۳۵۰ھ / ۹۶۱ء)

یہ کتاب ۱۹۰۸ میں رفن کست کی تحقیق سے مکتبہ الاباء السبعین "بیروت سے شائع ہوئی ہم نے اسی ایڈیشن کی طرف رجوع کیا ہے کتاب کی ابتداء ۱۹ ہجری میں عمرو بن العاص کی مصر پر گورنری سے ہوتی ہے اور ختام ۳۵۸ میں ابوالفوارس احمد بن علی بن الاخشید کی گورنری پر ہوتا ہے اس میں جوہر صفقی کی قیادت میں فاطمی لشکر کے مصر میں دخول اور معز فاطمی کا خطبہ بھی مذکور ہے یہ ذکر صفحہ ۶ سے ۲۹۸ تک جاری رہتا ہے اس کے بعد صفحہ ۲۹۹ سے ۷۶ تک قضاة مصر کا تذکرہ ہے چنانچہ مولف کے نزدیک مصر میں منصب قضا پر ۳۳ھ میں فائز پہلے شخص قیس بن ابی العاص بن قیس آخری شخص جو کہ ۲۵۶ھ سے ۲۵۶ھ تک قضا و مصر پر فائز رہے قاضی بکار بن قتیبہ ہیں اس سے صاف ظاہر ہے کہ قضا کا حصہ نامکمل ہے کیوں کہ دلاہ سے متعلق پہلے حصہ کے برخلاف اس حصہ میں فاطمی حکومت تک کا ذکر نہیں ہے متعدد مصنفین نے کنڈی کی کتاب پر تلمذ لکھا ہے جو اس کتاب کے ساتھ شائع ہوا

## ”الف“ ذیل کتاب الولاۃ و کتاب القضاة

مولف: ابن برد: ابوالحسن احمد بن عبدالرحمن (ت ۶) ابن برد کا یہ تذکرہ وہاں سے شروع ہوتا ہے جہاں کنڈی نے اپنی کتاب ختم کی ہے چنانچہ انھوں نے قاضی بکار بن قتیبہ سے شروع کر کے قاضی عبدالحمک بن سعد فارومی پر ختم کیا ہے یہ تذکرہ ۲۷۷-۵۰۰ صفحات پر مشتمل ہے

(د) رفع الاصل عن قضاة مصر!

مولف: ابن حجر عسقلانی (ت ۸۵۲ھ / ۱۹۲۸م) اس کے کئی ایک تراجم کنڈی کی کتاب سے ملتی ہیں۔

(ج) النجوم الزاهرة بتلخیص اخبار قضاة مصر و القاهرہ

مولف: یوسف بن شاہین سبط ابن حجر عسقلانی۔ یہ رسالہ ۵۰۰-۶۱۴ صفحات پر مشتمل ہے اور کنڈی کی کتاب سے ملتی ہے۔ اور ۲۲۷ھ سے ۴۱۹ھ کی مدت کا احاطہ کرتا ہے۔

”۲“ اخبار قضاة مصر

مولف: ابن زولاق: ابو محمد الحسن ابن ابراہیم (ت ۳۸۶ھ / ۹۹۶م) ابن خلکان کے نزدیک کتاب کلبہ نام صحیح ہے جب کہ حاجی خلیفہ نے اسے تاریخ قضاة مصر کے نام سے موسوم کیا ہے۔ اس کو کنڈی کی مندرجہ بالا کتاب کا تکملہ کہا جائے تو بیجا نہ ہوگا۔ اس کی ابتداء قاضی بکار بن قتیبہ سے اور اختتام محمد بن النعمان (۳۸۶ھ) کے ذکر پر ہوتا ہے ابن خلکان نے اسی کتاب سے ابن زولاق کی تاریخ ولادت معلوم کی ہے ۱۷۰ھ اور اس کتاب کی مدد سے قاضی نعمان کے والد کی علمی و سماجی پوزیشن پر روشنی ڈالتے ہوئے مصر میں داخل ہونے کے بعد مخر فاطمی کے یہاں ان کی ملازمت کے احوال کو بھی قلم بند کیا ہے۔ اسی سے ابن خلکان نے قاضی ۱۷۰ھ ابوالحسن علی بن نعمان کے پانچ اشعار بھی نقل کئے ہیں اور ایک دوسری جگہ قاضی نعمان کی علمی و جاہت اور سماجی پوزیشن کو بھی دائرہ بخت میں لائے ہیں ۱۷۱ھ نیز ابن خلکان نے قاضی بکار بن قتیبہ کے حالات کو بھی نقل کیا ہے کہ انھوں نے کس طرح مصر کے منصب

قضاء کے حصول کے لئے فقہیہ یونس بن عبدالاعلیٰ صدیقی کا سہارا لیا اور بالآخر ان کے مشیر بنے۔

۳۔ کتاب القضاة

مولف: مصری: الحافظ عبدالغنی بن سعید الازری (ت ۴۰۹ھ / ۱۰۱۸م) قرشی نے قاضی احمد بن محمد بن عیسیٰ بن زیاد انکاکی کے حالات کے لئے اسی سے رجوع کیا ہے۔  
۴۔ تاریخ القضاة

مولف: ابن المیسر: تاج الدین ابو عبداللہ محمد بن علی بن یوسف مصری (ت ۶۷۷ھ / ۱۲۷۸م)۔

۵۔ عقود النظام فین دلی مصر من الحکام

مولف: ابن دانیال: حکیم شمس الدین محمد بن دانیال دہلی (ت ۷۱۰ھ / ۱۳۱۰م) یہ کتاب قضاة مصر کے بارے میں اس قصیدہ سے عبارت ہے جس پر ابن حجر نے اپنی کتاب ”رفع الامر“ کی بنیاد رکھی ہے جس کا ذکر آگے آ رہا ہے۔  
۶۔ اخبار قضاة مصر

مولف: ابن الملقن: سراج الدین عمرو بن علی الاحصاری اندلسی مصری شافعی (ت ۸۰۴ھ / ۱۴۰۰م)

۷۔ اخبار قضاة مصر

مولف: بشیشی: جمال الدین بن عبداللہ بن احمد بغدادی قاہری شافعی (ت ۸۲۰ھ / ۱۴۱۷م) ابن حجر عسقلانی نے اپنی کتاب (رفع الامر عن قضاة مصر) میں اسی کتاب پر اعتماد کیا ہے۔ یہ کتاب ایک جلد پر مشتمل ہے اور سخاوی کے بیان کے مطابق اس سے ایک کتابچہ بھی ملحق ہے۔

۸۔ ذکر القضاة الشرعیة فی الدیار المصریة

مولف: الرمادی: احمد بن محمد (آٹھویں صدی ہجری)

۹۔ رفع الامر عن قضاة مصر

مولف: ابن حجر عسقلانی: شہاب الدین احمد قاضی القضاة (ت ۸۵۲ھ/ ۱۴۴۸م)  
 حاجی خلیفہ کا بیان کتاب کی اہمیت کو اجاگر کرتا ہے ۶۷ قاہرہ میں ۱۹۵۷ء میں ڈاکٹر  
 عبد المجید اور محمد المہدی البوسنی اور محمد اسماعیل الصادی کی تحقیق سے شائع ہوئی۔

ابن حجر نے اس تالیف کو ۸۷۲ھ میں پہلی مرتبہ منصب قضاہ سنبھالنے کے بعد  
 مکمل کیا۔ اس میں انھوں نے سالوں کے مطابق حالات قضاة کو ترتیب دینے کے ساتھ ساتھ  
 حروف کے مطابق کتاب کی تدوین کی مولف کے بیان کے مطابق اس کتاب کی بنیاد مصری  
 قضاة کے ذکر پر مشتمل وہ قصیدہ بنا جس کی نسبت مشہور ادیب شمس الدین محمد بن دانیال  
 الکمالی (ت ۷۱۰ھ) کی طرف کی جاتی ہے۔ یہ قصیدہ انھوں نے قاضی القضاة بدر الدین ابو  
 عبد اللہ محمد بن ابراہیم بن سعد اللہ بن صماعة (ت ۷۳۲ھ) کے لئے نظم کیا تھا ابو عمرو الکندی  
 کی تالیف اخبار القضاة اور اسی سے ملحق ابن زولاق کا کتابچہ، حافظ قطب الدین الحلبي (ت ۷۴۵ھ)  
 کی تالیف اخبار مصر، اپنے دوست المقرئ (ت ۸۲۵ھ) کی تاریخ اور سراج الدین ابن الملکن  
 (ت ۸۰۴ھ) سے استفادہ کر کے مرتب کیا۔

چنانچہ کتاب کی ابتداء اسی قصیدہ کے ایک ٹکڑے سے ہوتی ہے پھر اس کے بعد انھیں  
 کے کسی معاصر کا قصیدہ درج ہے اور پھر اس کے بعد قضاة کے حالات کا پورا سلسلہ شروع  
 ہوتا ہے۔ ابتداء ابراہیم بن اسحاق ابن خزیمہ الزہری القاری سے اور جز اول کا اختتام قاضی  
 خیر بن نعیم الحفزی پر ہوتا ہے۔

#### ۱۰۔ النجوم الزاهرة بتلخیص اخبار قضاة مصر والقاهرة

مولف: ابن شاہین: یوسف بن شاہین سبط ابن حجر عسقلانی (ت ۸۹۹ھ/ ۱۴۹۳م)  
 یہ رفیع الاصرائفی کتاب کی تلخیص ہے اس کی تالیف ۸۷۷ھ میں مکمل ہو گئی۔ ذیل تذکرہ الحفظ  
 کے حاشیہ میں مذکور ہے کہ سبط بن حجر اس کتاب میں اپنے دادا کی کتاب (رفیع الاصرائفی) پر تنقید  
 کرتے ہوئے ان کے خیالات کی وضاحت کی ہے۔ اس کتاب کے کئی ایک نسخے موجود ہیں۔

#### ۱۱۔ مختصر رفیع الاصرائفی

مولف ابن ابی اللطف: علی بن محمد مقدسی شافعی (ت ۹۳۴ھ/ ۱۵۲۸م)

اس کتاب کے صحیح نام سے ہماری واقفیت نہ ہو سکی <sup>۶۹</sup> ہر مورخ نے مولف کے سن و قضا پر ابن العلام جنبلی اور ہدیہ کے مولف البغدادی کا سہارا لیا ہے۔ مگر حاجی خلیفہ نے مولف کا سن و قضا <sup>۶۹</sup> بتایا ہے۔

۱۲۔ الذیل علی کتاب الاصر

مولف: الشمس الدین محمد بن عبدالرحمن شافعی (۹۰۲ھ/۱۴۹۶م) حاجی خلیفہ کا بیان ہے کہ سخاوی نے اس کتاب کو بغیۃ العلماء و الرواة کے نام سے موسوم کیا ہے جب کہ تمام نسخوں میں اس کا مندرجہ بالا نام ہی مذکور ہے۔

اس کتاب کو الدر المرصیہ للتالیف والترجمۃ القاہرہ نے ڈاکٹر طرہ جودت ہلال اور استاذ محمد محمود صبح کی تحقیق سے شائع کیا ہے یہ کتاب فہرست کے ساتھ درمیانی سائز کے ۵۸۸ صفحات پر مشتمل ہے۔ یہ کتاب جیسا کہ نام سے ظاہر ہے 'رفع الاصر' کا تکملہ ہے اور جو نام سخاوی سے چھوٹ گئے تھے ان کا اشتراک ہے۔ اس کتاب میں قضا کی عرصہ تک غیر حاضری کی بنا پر منصب قضا پر فائز ہونے والے ان ایجنٹوں کا بھی ذکر ہے سخاوی نے کتاب کو اپنے شیخ ابن حجر کی طرح حروف کے مطابق ترتیب دیا ہے ہاں جو چیز اس کتاب کو شیخ کی کتاب سے ممتاز کرتی ہے وہ بات سے بات نکالنے کا انداز ہے باس طور کہ قاضی کے حالات کے دوران مولف ان کے لڑکوں کا بھی ذکر لے بیٹھے ہیں اور ترجمہ میں درپیش لغوی، نحوی اور فقہی مسائل میں بھی خود کو دیر تک الجھاتے رہتے ہیں۔ اسی بنا پر تذکرہ کمی صفحات کا احاطہ کر لیا ہے۔ پیدائش و قضا پر خاصی توجہ صرف کرتے ہیں۔ نیز مؤلف کی غلطیوں کی اصلاح بھی کرتے جاتے ہیں۔

اسی طرح وہ شخص مذکور کے علم و فضل کی شہادت میں اپنے اصحاب، اساتذہ اور خاص کر ابن حجر کے اقوال بھی پیش کرتے ہیں۔ احتساب نفس کے طور پر مقدمہ میں رقم طراز ہیں کہ میں نے عیب جوئی سے زبان کو محفوظ رکھا ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں "میں نے ان باتوں سے اغیار برتا ہے جو لوگوں کی ناراضگی کا سبب بن سکتی ہوں۔"

۱۳۔ حسن المحاضرة فی تاریخ مصر والقاہرہ

مولف: سیوطی: جلال الدین عبدالرحمن (ت ۹۱۱ھ/۱۵۰۵)

اس کے کئی ایڈیشن نکل چکے ہیں میں محمد ابو الفضل ابراہیم (۱۹۶۷) کے ایڈیشن کی طرف رجوع کیا ہے یہ دو جز پر مشتمل ہے اس کتاب کی ابتدا بھی گریہ عام تالیفات کی طرح ہوئی لیکن سیوطی نے اس میں عہد فراغ سے لے کر فتح اسلامی تک کی مصر کی تاریخ اہل مصر اور ان غیر مصری علماء و حکماء کے حالات پر جنھوں نے مصر پر حکومت اختیار کی مع ان کی تاریخ پیدائش وفات کے روشنی ڈالی ہے فقہاء اور علماء کے ساتھ تو قضاہ کا ذکر ضمنی طور پر آگیا ہے پھر قضاة کو مندرجہ ذیل عناوین کے تحت خصوصی طور پر بیان کیا گیا ہے جیسے ذکر قضاة مصر، ذکر قضاة الحنفیہ، ذکر قضاة المالکیہ، ذکر قضاہ حنبلیہ

۱۴۔ قضاة مصر

مولف: الجیزی: ابو عبید اللہ محمد بن الربیع (ت ۳۲۳ھ/۶۳۵م)

۱۵۔ رسالہ فی بیان طریق القضاہ و اسماہ القضاة بمصر المحروسہ و اقالیمہامادۃ الفرائیس

مولف: مرخشی: احمد قاضی الحکر بمصر۔

اس رسالہ کو مرخشی نے جنرل عبداللہ بنو فرانسسی کے لئے تالیف کیا تھا اس کی ایک فوٹو اسٹیٹ کے کاپی جامعۃ الدول العربیہ میں موجود ہے۔ ابن مرنوس نے رسالہ اور مولف کے نام سے اختلاف کیا ہے۔ سخا دی نے اس کتاب کے توسط سے مصری قضاة پر تاریخ کی کتابوں کے مولفین کا ذکر کیا ہے لیکن ہم ان ناموں سے واقف نہیں ہیں ان کے نزدیک وہ لوگ اسماعیل بن علی بن اسماعیل بن موسیٰ احسنی، سلیمان بن علی بن عبدالسمیع اور قاضی عزالدین کنانی حنبلی ہیں

## تاریخ قضاة اندلس و مغرب

۱۔ قضاة القرطبہ و الاندلس

مولف ابن عبدالرحمن: محمد بن عبدالبر ابو عبید اللہ (ت ۳۲۸ھ/۶۵۹م)

میں زندہ تھے

۲۔ کتاب القضاة: ابو عبد اللہ: احمد بن محمد بن عبد البرؒ

۳۔ کتاب القضاہ: المستنصر الاموی: المحکم بن عبد الرحمن اموی اندلسی (ت ۳۶۱ھ / ۹۸۶م) ابن الفرضیؒ کی تالیف (تاریخ علماء الاندلس) میں اس کتاب اور مولف کے نام کا بار بار اعادہ ہوا ہے۔ لیکن ایک جگہ یزید بن یحییٰ بن شریح متحجی کے حالات میں لکھا ہے کہ امام عبد الرحمن بن معاد یہ جب حکمراں ہوئے تو وہ قرطبہ کے منصب قضاہ پر فائز تھے عبد الرحمن نے کچھ دنوں کے بعد ان کو معزول کر کے ان کی جگہ پر معاد یہ بن صالح کو قاضی مقرر کیا۔ ابن الفرضی کا بیان ہے کہ یہ روایت میں نے ایک کتاب میں دیکھی جو مجھے احمد بن عبد اللہ بن عبد الرحیم نے دی تھی۔ اس کتاب میں اندلسی خلفاء کے قضاة کا تذکرہ تھا اور امیر المومنین حکم کے قلم سے ایک ضمیمہ شامل تھا۔ اس سے شبہ ہوتا ہے کہ ممکن ہے یہ کتاب کسی اور کی ہو اور حکم نے اس کی تعلق یا اس کا ذیل لکھا ہو۔ لیکن اس کے بارے میں کوئی قطعی فیصلہ کرنا مشکل ہے۔

۴۔ قضاة قرطبہ:

مولف: الخشینی: ابو عبد اللہ نے محمد بن حارث بن رزم القیردانی الاندلسی (ت ۳۶۱ھ / ۹۷۱)۔ اس کتاب کا نام (اخبار القضاة بالاندلس) اور (بغیة الملتس) میں مذکور ہے۔ اسپینی مشرق خولیان زبیرو کی نگرانی میں یہ کتاب (قضاة قرطبہ) کے نام سے ۱۹۱۷ء میں شائع ہوئی تھی۔ اسپینی زبان میں ترجمہ اس کا ایک نسخہ آکسفورڈ میں موجود ہے۔ دوسری مرتبہ ۱۹۲۸ء میں سید عزت الدطار السینی نے اس کتاب کو خشینی کی ایک دوسری کتاب کے ساتھ طبع کر کے شائع کیا۔ دونوں کا نام کچھ اس طرح ہے (قضاة قرطبہ و علماء افریقیہ) تیسری مرتبہ ۱۹۶۶ء میں الدار المصریہ لتالیف والترجمہ کی جانب سے قضاة قرطبہ کے عنوان سے شائع ہوئی۔ اس کتاب کو خشینی نے قرطبہ میں حکومت کے مشیر ہونے کے بعد امیر المومنین المحکم الثانی کے لئے لکھی تھی۔ کتاب کی ابتدا قرطبہ کے ان اشخاص سے ہوتی ہے جنہیں منصب قضاہ تو پیش کیا گیا لیکن انہوں نے شرف قبولیت بخشنے سے انکار کر دیا۔ اس کے بعد مولف قضاة

قرطبہ کا ذکر کرتے ہوئے سب سے پہلے مہدی بن مسلم کے حالات لکھتے ہیں اور اختتام قاضی محمد بن اسحاق بن سلیم پر کیا ہے جو کہ ۲۵۶ھ میں منصب قضاہ پر جلوہ افروز تھے اور ۲۸۳ھ میں قضاہ امامت و نماز و دنوں کی ذمہ داریاں سنبھالیں۔ مصنف نے کتاب میں زمانی تسلسل کو ملحوظ رکھا ہے۔

عطار کے ایڈیشن میں (اسماء قضاة الفیروان) کے نام سے ایک فصل ہے جو کہ کتاب (علماء افریقیہ) کے آخر میں ملتی ہے اور ۳۰۲-۳۲۱ صفحات پر مشتمل ہے۔ کتاب (علماء افریقیہ) سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ان ۵۱ قضاة پر مبنی ہے جو کہ بحر متوسط کے کچھ جزیروں اور مغرب کے کچھ شہروں میں منصب قضاہ پر فائز تھے۔

اس کتاب سے قاضی عیاض نے روایت نقل کی ہے اور اس کو (کتاب القضاة) کے نام سے موسوم کیا ہے۔ یہ روایت قاضی محمد بن عبدالمعروف بابن عیسیٰ کے حالات کے تحت لی گئی ہے نیز یحییٰ بن عبداللہ (جو کہ قاضی عیاض کے بھائی ہیں) نے بھی ابن ابی عیسیٰ کے حالات کے تحت اس سے روایت نقل کی ہے اور تیسری تہذیب معتبالی الاثر ۱۱۱ کے حالات کے تحت اس سے منقول ہے۔

#### ۶۔ کتاب القضاة

مولف: ابن المیمان القرطبی - البوروان حیان بن خلف بن حسین بن حیان - رت

(۱۰۷۶ھ/۲۶۹)

اس کتاب کا نام (المغرب فی صلی المغرب) نامی کتاب میں مذکور ہے اسی کتاب کا اختصار (انتخاب من اخبار القضاة لابن حیان القرطبی) کے نام سے منظر عام پر آچکا ہے۔

#### ۷۔ اخبار القضاة والفقہاء

مولف: القرطبی ابو عمر احمد بن محمد المالکی القاضی (ت ۴۴۰ھ/۱۰۴۸م) اس کتاب

کو ابن بشکال نے اپنی کتاب (الصلح) کاپورے اعتماد کے ساتھ ماخذ بنایا ہے ان کے مطابق یہ ایک مختصر سی کتاب ہے۔

۸۔ تاریخ فقہاء طلیطلہ و قضاہا۔

مولف: الانصاری: ابو جعفر احمد بن عبد الرحمن (ت ۴۸۹ھ / ۱۰۹۶م)

۹۔ اخبار قضاة قرطبہ

مولف: ابن لشکوال: خلف بن عبد الملک (ت ۵۸۷ھ / ۱۱۸۲م) <sup>۸۹</sup>

۱۰۔ تاریخ قضاة الاندلس یا (المرقبۃ العلییہ فمیں لیتحقی القضاة والفتیاء)

مولف: النباہی: ابوالحسن علی بن عبداللہ السائقی الاندلسی القاضی (ت ۶۹۲ھ)

۱۱۔ (۳۸۹م) اس کو لیوی برودنسال نے قاہرہ میں ۱۲۱۵ء میں شائع کیا اور دوسری مرتبہ

المکتب التجاری للطباعۃ والنشر والتوزیع بیروت کی جانب سے اس کی اشاعت ہوئی۔

یہ کتاب فتح عربی سے لے کر آٹھویں صدی ہجری تک کے قضاہ پر مشتمل ہے

اوسط درجہ کی ہے قدما میں تلمسانی نے اس کتاب کا نام (کتاب المرقبۃ العلیانی مسائل

القضاة والفتیاء) تحریر کیا ہے اور اسے بہت عقیدت دیا ہے یہ کتاب دو اجزا پر مشتمل ہے

تلمسانی صرف پہلے ہی جز سے واقف ہیں۔ قاضی عیاض کے متعلق روایت نقل کرتے ہوئے

انھوں نے ایک جگہ کتاب کے نام سے لفظ (المسائل) حذف کر دیا ہے <sup>۹۱</sup>

۱۱۔ ماکثر و رودہ فی مجلس القضاء

مولف: بلیقی: ابو عیشون محمد بن محمد ابن العیاش القاضی (ت ۷۵۵ھ / ۱۳۵۴م میں

زندہ تھے) لسان الدین ابن الخطیب نے اس کتاب کو بلیقی ہی کی تالیف قرار دیا ہے <sup>۹۲</sup>

۱۲۔ ازہار الریاض فی اخبار القاضی عیاض

المقری: شہاب الدین احمد بن محمد التلمسانی (ت ۱۰۴۱ھ / ۱۶۳۱م)

یہ کتاب مصطفی السقا، ابراہیم الابہاری اور عبد الحفیظ شلبی کی تحقیق کے ساتھ

۱۳۵۹ھ۔ ۱۳۶۱ھ / ۱۹۴۱م۔ ۱۹۴۲م میں مطبع لجنة التالیف والترجمہ والنشر سے شائع

ہوئی۔ مولف نے اس کا نام جیسا کہ مقدمہ کتاب میں ہے (ازہار الریاض فی اخبار عیاض،

وامانیا سبہا مایحصل بہ ارتباح وارتیاض) رکھا ہے۔ اس کتاب کے مولف نے بھی گذشتہ

سولغین کی طرح مختلف حکایات و لطائف کا ذکر کیا ہے تاکہ قاری کے شوق مطالعہ کو مہینر

کر سکیں چنانچہ اس ضمن میں انھوں نے اگلوں کی مثالوں کو نقل فرمایا ہے <sup>۹۳</sup>

کتاب کی فصلوں اور اس کے عنادین کی ترتیب میں انہوں نے متقدمین کی روش نہیں اپنائی ہے لیکن کبھی کبھی اصل موضوع سے ہٹ کر انہوں نے بھی ضمنی مباحث کو چھیڑ دیا ہے۔ اور اس موقع پر راحت کے ساتھ کہہ دیا ہے کہ "مگر چہ متقدمین کی طرح میں بھی واضح راستے سے بھٹک گیا ہوں۔ لیکن یرمیر اشیوہ نہیں ہے۔ کیا کیا جائے انسان اپنے افکار و خیالات کے ہاتھوں مجبور ہو جاتا ہے۔" ۹۵

کتاب کی فصلیں مندرجہ ذیل ہیں

الاولیٰ — روضۃ الوردۃ فی اولیئہا ہذا العام الفرد۔

الثانیہ — روضۃ الازحوان فی ذکوہ حالتہ فی المنشا والعتوان۔

الثالثہ — روضۃ البہار فی ذکر جملة من شیوہ الذین فضلہم اظہر من شمس النہار۔

الرابعۃ — روضۃ النشور فی بعض مالہ من منظوم و منثور۔

الخامسۃ — روضۃ النسرین فی تصانیفہ العدیہہ النظیر والقیرین۔

السادسہ — روضۃ الامس۔ فی وفاتہ وما قابله بہ الہو الذی لیس بحجر من اسی۔

السابعۃ — روضۃ الشقیق فی جمل من فوائدہ المنظومۃ نظم الدر العقیق۔

الثامنۃ — روضۃ الفیلوفر فی تنار الناس علیہ و ذکر بعضی مناقبہ

التي هي اعطر من المسك الازفر

اقدام میں یہ آٹھ گلشن ہیں جو کہ قاضی عیاض بن موسیٰ بن عیاض بن عمرو بن موسیٰ بن عیاض بن محمد بن عبد اللہ بن موسیٰ بن عیاض النخعی السبئی سے متعلق ہیں قاضی صاحب کی وفات

مرکش میں ۵۲۴ھ / ۱۱۲۶ء میں ہوئی۔ ان میں سے تین اجزاء کی طباعت ہو سکی ہر حصہ مکمل گلشن پر مشتمل ہے۔ باقی گلستانوں کو مصنف نے چوتھے (یعنی روضۃ النشور) کے لئے مخصوص

کر رکھا ہے۔

مسلمان قاضیوں کے تذکرے

پانچواں، چھٹا، ساتواں اور آٹھواں پانچویں جز کے لئے مخصوص ہے، مگر دوسرے  
آخری اجزاء منظر عام پر نہ آسکے۔ آخر میں ہم یہ بھی عرض کر دیں کہ قاضی عیاض شہر سبعتہ اور غرناطہ  
کے منصب قضا پر فائز رہے<sup>۹۵</sup>  
۱۲۔ تاریخ قضاة القروان!

مولف: الجوری القیروانی: محمد بن محمد (یہ ۱۴ ویں صدی کے عالم ہیں) مولف کا بیان ہے  
کہ یہ مختصر سارا سالہ ان سارے قضاة پر مشتمل ہے جن سے فتح اسلامی سے لے کر آج تک میری  
واقفیت ہو سکی ہے۔ اس کا اختتام محمد بن محمد العلانی التونی ۱۲۵۴ھ / ۱۹۲۳ء پر ہوتا ہے  
یہ رسالہ مکتبہ العطار تونس میں موجود ہے اور حسن حسنی عبد الوہاب کے مجموعہ کے ساتھ  
شکل مخطوطہ شامل ہے۔

۱۴۔ التعریف بالقاضی عیاض بن موسی الجیصبی (ت ۵۴۴)

مولف: محمد بن عیاض بن موسی الجیصبی (ت ۵۷۵ھ / ۱۱۷۹ء) رباط میں اس  
کا ایک تخریری نسخہ دریافت ہوا ہے۔ جامعۃ الدول العربیہ میں اس کی ایک فوٹو اسٹیٹ  
کاپی بھی موجود ہے یہ کتاب ڈاکٹر محمد بن شریعی کی تحقیق سے آخری مرتبہ مغرب میں شائع  
ہوئی۔ اوسط درجہ کی ایک جلد پر مشتمل ہے۔

۱۵۔ ترجمہ القاضی عیاض

مولف: واو باشی: ابو عبد اللہ محمد بن جابر التونسی (۷۷۹ھ / ۱۳۴۸ء)

۱۵۔ (تاریخ قضاة کے عام آخذ)

قضاة کے حالات اور ان کی سیرت کے آخذ کا استیعاب تو ممکن نہیں البتہ چند  
کتابوں کا تذکرہ ذیل میں کیا جاتا ہے۔

۱۔ طبقات کی کتابیں: مثلاً طبقات الشافعیہ، طبقات الحنفیہ، طبقات الحنبلیہ اور

طبقات المالکیہ۔

۲۔ عام تاریخی کتابیں مثلاً ابن حبیب المجر، اور المنق فی تاریخ قریش، تاریخ  
طبری، تاریخ خلیف بن خیاط، بن الجوزی کی المنظم، ابن اثیر کی الکامل ابن ثری بروی کی النجوم

الزہرۃ۔ ان تمام کتابوں میں قضاۃ کے حالات ملتے ہیں۔ کچھ کتابیں ایسی بھی ہیں جو حکومت کے سرکردہ افراد کے حالات پر مشتمل ہیں مثلاً اربعی کی کتاب خلاصۃ الذہب المسبوک اس کتاب میں خلیفہ الناصر لدین اللہ العباسی کے دور حکومت کے قضاۃ کا تذکرہ ہے اور منصب قضا پر فائز ہونے سے لے کر استعفا دینے تک کے حالات لکھے گئے ہیں<sup>۹۵</sup> اسی طرح الاشرف الرسولی کی کتاب المعید المسبوک بھی ہے۔ اس میں تمام خلفاء کے تذکرہ کے ساتھ ان کے قضاۃ کا بھی ذکر ہے مثلاً المستنصر باللہ کے تذکرہ کے ساتھ اس کے دور حکومت کے تمام قضاۃ کا ایک لیک کر کے تذکرہ ہے اور بالترتیب ان کی سبکدوشی اور معزولی کو بیان کیا ہے<sup>۹۶</sup>۔

۳۔ انساب کی کتابیں: مثلاً معافی کی الانساب الاکمال فی رفع الارقیاب عن الملوف والمختلف من الاسامیر والکنی۔

۴۔ تذکرے۔ اس طرح کی کتابیں مغرب اور اندلس سے زیادہ متعلق ہیں مثلاً فتح بن خاقان کی کتاب "قلائد العقبان" اس کتاب کا تیسرا حصہ جو کہ ۱۸۸-۲۳۱ صفحات پر حاوی ہے۔ قضاۃ کے تذکرہ کے لئے مخصوص ہے۔ اسی طرح قضاۃ کا تذکرہ انھوں نے اپنی کتاب "مطیع الانفس" میں بھی کیا ہے۔ یہ کتاب "القلائد" کے ساتھ شائع ہو چکی ہے سوانح کی دوسری کتابیں بھی ہیں مثلاً قاضی عیاض (۴۵۴ھ) کی کتاب "ترتیب المدارک" ابن بشکوال (۵۱۸ھ/۱۱۸۳م) کی کتاب "الصدۃ اور لسان الدین ابن الجلیب محمد بن عبداللہ (ت ۷۷۶ھ/۱۳۷۴م) کی کتاب "اعمال الاعمال۔ اہل مشرق کے تذکرہ میں ہم خطیب بغدادی کی تاریخ بغداد اور ابن لریشی اور ابن النجار وغیرہ کے تذکرہ کے ذکر پر اکتفا کرتے ہیں اسی طرح صفحہ ۱۱ کی کتاب "الوانی فی الوفیات" میں مشرق و مغرب دونوں کے قضاۃ کا تذکرہ ہے۔

۵۔ کتب ادب۔ ادب کی بے شمار کتابیں۔ قضاۃ کے حالات لطائف اور بادشاہوں پر ان کی گرفت کے واقعات سے مملو ہیں مثلاً جاحظ کی مشہور زمانہ تفسیر البیان والیقین، تنوخی کی نشور المحاضرہ وغیرہ۔ یہ کتابیں ادب اور تاریخ دونوں کا پیش بہا خزانہ ہیں

ان کے علاوہ بہت سے رسائل کے مجموعے بھی ہیں مثلاً رسائل الصابی، اور رسائل الطواط وغیرہ، یہ رسائل فقہاء کے فرائض اور ان کی ذمہ داریوں پر روشنی ڈالنے ہیں۔ ”صبح الاعشی فی صناعتہ الاثنا عشر“ بھی کتب رسائل سے زیادہ مشابہ ہے کیوں کہ قلفندی نے اس میں تقریباً نامے جمع کئے ہیں مثلاً نسخہ تقلید قاضی قضاة الشافعیہ (ج ۱۱ ص ۱۸۸) یہ فرامین مصر کے متعلق ہیں اور بہت سے فرامین مصر کے علاوہ دوسرے علاقوں کے متعلق ہیں مثلاً نسخہ تقلید قاضی قضاة الشافعیہ بالمدينة المنورة (ج ۴ ص ۲۰، ۲۲، ۲۳، ۲۴) اس طرح یہ کتاب قاضیوں کے قضاہ کا منصب سنبھالنے کے بعد ان کی ذمہ داریوں کے متعلق معلومات فراہم کرتی ہے۔ (ج ۹ ص ۱۶۱)

### (د) امور قضا سے متعلق فقہی تصنیفات!

یہ فہرست جس میں مصنفین کے مسلک کے بجائے زمانی ترتیب ملحوظ رکھی گئی ہے قضا کے موضوع پر مستقل فقہی تصنیفات پر مشتمل ہے اس میں فقہی تصنیفات کی وہ عام کتابیں شامل ہیں جن میں قضا سے متعلق چند چھوٹی بڑی فصلیں ملتی ہیں مثلاً ”جامع الفصولین“ یہ کتاب فقہی معلومات سے متعلق ہے نہ کہ قضا سے۔ ساتھ ہی ساتھ مولف نے جز اول کے بڑے حصہ کو قضا، دعویٰ، شہادات، یمین اور ان سارے معاملات سے خالی کر رکھا ہے۔ جن سے کہ قضا کا واسطہ پڑتا رہتا ہے۔ ہم نے ابن قیم الجوزیری کی دونوں کتابیں (اعلام الموقعین اور الطرق الحکمیہ) کو ان کی مخصوص اہمیت کے پیش نظر مستثنیٰ کر دیا ہے اور اسی وجہ سے ہم نے اعادادی اور البلیغی الفراء کی عام فقہی کتابوں کو بھی مستثنیٰ کیا ہے۔ اس ذیل میں ہم عام فقہی کتابوں کی طرح کتاب الحسبہ کا بھی تذکرہ کریں گے۔ اگر وہ امور قضا سے کچھ بھی متعلق ہوں گی۔

### ۱۔ ادب القضاء

مولف: امام ابو یوسف: یعقوب بن ابراہیم الحنفی (ت ۱۸۲ھ / ۷۹۸م) اس کتاب کی شرح المنہدانی (ابو جعفر محمد بن عبداللہ بن عمر المعروف بہ ابو حنیفہ الصغیر المتوفی ۲۶۲ھ) نے کی ہے اس شرح کا نام (شرح ادب القاضی لابن ابی یوسف ہے) ایک اور شرح امام نسفی (ابو بکر محمد بن ابی سہل الامام صغیر الامم المتوفی ۳۸۳ھ) نے کی ہے ان کی شرح کا نام بھی شرح

ادب القاضی لابی یوسف ہے۔ عراقی کی المجمع العلی میں ۲۵۷ کے تحت ”ادب القاضی مع الفصل الخامس والثلاثین من الفصول العادیه“ کے نام سے بھی ایک کتاب تھی جو اب یوسف کے نام سے منسوب کی جاتی ہے۔

۲۔ مناقضات من زعم انہ الیٰسبنی ان یقتدی القضاة فی مطاعہم بالامرۃ والخلفاء۔

مولف: الکسری اموسی بن عیسیٰ (ت ۱۸۶ھ / ۱۰۵)

۳۔ ادب القاضی ۱۰۱

مولف: لولوی: ابو علی الحسن بن زیاد الحنفی (ت ۲۰۴ھ / ۸۱۹م)

۴۔ کتاب القضاہ وادب الاحکام ۱۰۱

مولف: ابو عبیدہ: القاسم بن سلام اللخوی الشافعی (ت ۲۲۴ھ / ۸۲۸م)

حاجی خلیفہ نے اس کتاب کا نام (ادب القاضی) تحریر کیا ہے ابو علی حداد نے ابو نعیم الحافظ (ت ۲۲۰ھ) سے اس کتاب کی سماعت کی تھی۔

۵۔ ادب القاضی ۱۰۱

مولف: قاضی ابن سماعة: ابو عبد اللہ محمد بن سماعة ابن عبید اللہ البغدادی التیمی

الحنفی (ت ۲۲۳ھ / ۸۲۷م)

۶۔ منہاج القضاة ۱۰۱

مولف: ابن حبیب الاندلسی: عبد الملک ابن حبیب البعاسی القرطبی (ت ۲۲۱ھ)

(۸۵۳م) بنیابی نے اس کتاب سے بعض واقعات نقل کئے ہیں۔

۷۔ القضا یا والحکام ۱۰۱

مولف: البغدادی: ابو القاسم عبد اللہ بن احمد ابن عامر الطائی (ت ۲۲۵ھ / ۸۵۹م)

۸۔ ادب القاضی: ۱۰۱

مولف: انحصاف: ابو بکر احمد بن عمر بن مہیر الشیبانی الحنفی (ت ۲۶۱ھ / ۸۷۶م)

اس کتاب کا تذکرہ کرتے ہوئے حاجی خلیفہ رقمطراز ہیں کہ انحصاف نے اس کو ۱۲۰ ابواب

میں مرتب کیا ہے یہ ایک جامع اور مفید کتاب ہے اس کی مقبولیت اس کی شہرت کی دلیل

مسلمان قاضیوں کے تذکرے

ہے سا کا برآمد فقہ نے اس کی شرح لکھی ہے۔ اس کتاب کے مندرجہ ذیل مخطوطے ہم تک پہنچے ہیں۔

۱۔ نسخہ کتب خانہ قولہ: فہرست المکتبہ راقم الرابع ۳۱۲ نمبر ۲۱۳ فقہ حنفی۔  
۲۔ نسخہ لیبڈن لائبریری۔

۳۔ نسخہ انڈیا آفس لائبریری: یہ ادب القضاة کے نام نمبر ۳۸۵ کے تحت ہے۔  
۴۔ نسخہ برٹش میوزیم: اس نسخہ کو برٹش میوزیم کی فہرست کے ضمیمہ میں ۲۳۷ پر ملاحظہ کیا جاسکتا ہے۔ اس کتاب کی کثرت سے شرحیں لکھی گئی ہیں۔ حاجی خلیفہ نے مولفین کی وفات کے مطابق شارحین کو ترتیب دینے کی کوشش کی ہے مگر وہ ترتیب زمانی کو ملحوظ نہ رکھ سکے ۱۱۱۱ اس لئے ہم نے بڑی جانفشانی کے بعد یہ فہرست مرتب کرنے کی کوشش کی ہے۔

(۱) امام ابو جعفر محمد بن عبداللہ البندوانی (۳۶۲ھ/۹۷۲م)

(دب) ابوبکر احمد بن علی الجصاص الراری التوفی لبغداد سنہ ۳۷۰ھ/۹۸۰م)

ان کا ذکر بغدادی نے بھی کیا ہے ۱۱

اس کتاب کی ایک فولڈ اسٹیٹ کاپی المجمع العلمی العراقی میں (شرح ادب القاضی للخصاف کے نام سے) موجود ہے۔ یہ نسخہ ۲۶۵ صفحات پر مشتمل ہے ہر صفحہ ۲۴ سطر اور ہر سطر ۱۵ الفاظ۔ یہ کتاب ۹۳ ابواب پر مشتمل ہے۔ کتاب کے شروع میں نمبر کے بغیر ابواب کی فہرست ہے۔ کچھ ابواب پر نمبر درج ہیں تاکہ رجوع کرنے میں آسانی ہو سکے۔ اس کتاب کے آخر میں ایک عبارت نقل ہے جس کا ترجمہ یہ ہے۔

«کتاب (ادب القاضی للخصاف) مکمل ہو گئی اس سے فرصت بروز شنبہ ۱۰ اردی القعدہ ۵۹۲ھ کو ملی۔ اس کی کتابت فلاح بن مناع غفر اللہ نے شہر حلب میں واقع مدرسہ حنفیہ میں کی۔

اس مدرسہ کے بانی کو اللہ آفتوں سے محفوظ رکھے۔

(دج) الامام ابوالحسن احمد بن محمد القدوری (۲۲۸ھ/۱۰۳۶م)

(۵) شیخ الاسلام علی بن الحسین السندی (۴۶۱ھ / ۱۰۶۸م)

(۵) الامام شمس الائمہ محمد بن احمد السرخسی (۴۸۳ھ / ۱۰۹۰م)

(۶) الامام ابوبکر محمد المعروف بہ خواہر زادہ (۴۸۲ھ / ۱۰۹۰م)

(ن) الامام شمس الائمہ عبدالغفریز احمد الحلوانی (۴۵۶ھ / ۱۰۶۲م)

(ح) عمر بن عبدالعزیز بن المازة المعروف بہ حسام الدین الشہید البخاری۔ یہ ۵۲۶ھ

سال اللہ میں قتل کر دیئے گئے تھے۔

حاجی خلیفہ کا اس کتاب پر نوٹ ہے کہ یہ تمام شرحوں میں سب سے مشہور اور مقبول

عام شرح ہے۔ اس کتاب کے چار نسخے مختلف کتب خانوں میں موجود ہیں۔ ایک نسخہ

ترکی کے مکتبہ نبی جامع میں نمبر ۲۵۶ کے تحت محفوظ ہے دوسرا چھٹریٹری لائبریری میں نمبر

۳۲۶ کے تحت ہے۔ تیسرا بغداد کے مکتبہ الاوقاف میں نمبر ۳۵۰ کے تحت ہے

اس کا سائز ۱۸×۲۴ ہے چوتھا نسخہ مدینہ کے مکتبہ عارف حکمت میں ہے اس کے صفحے

کی تعداد ۴۲۶ ہے اس نسخہ پر کچھ تصحیحات بھی ہیں۔ تاریخ کتاب ۱۹۹۷ء درج ہے۔

(ط) الامام فخر الدین الحسین بن منصور المعروف بہ قاضی خاں (۵۹۲ھ / ۱۱۹۵م)

(ی) الامام محمد بن احمد القاسمی الحنفندی

ایک نسخہ ”کتاب ادب القضاء عن النصف“ کے نام سے بھی ہے یہیں نہیں

معلوم کہ یہ اصل کتاب ہے یا شرح۔ صرف اتنا معلوم ہے کہ یہ ایک اچھا نسخہ ہے اور

ترکی کے مکتبہ مختار یک میں موجود ہے ۱۱۵

## حواشی

۱۵۸: ۵ یاقوت الحموی ۳۱۴ ۵۴۳ بغدادی: البشاح

۱۵: ۴ ۴۴۵ ن ۲: ۲۳۶ ۵۴۵ ملاحظہ کریں۔ الشرف البام: ابن طولون ص ۱۱۵

۱۱۶: خوبی کے حالات کے لئے ملاحظہ کریں زرکلی کی الاعلام ۲۱۹: ۴ ۱۵۴ حاجی ۲۶: ۱

۱۵۴ ابن طولون کی کتاب الشرف البام سے منقول: ۱۱۵-۱۱۶ ۱۵۴ ابن طولون: قضاة

- دشقی : ۱۸۲ : ۵۴۹ السخاوی : الاعلان : ۵۷۵ - بغدادی : ایضاح : ۱۰۱ : ۱۰۱  
 ۵۵۰ مقدمۃ اشتر البام : ابن طولون : ۵۵۱ اس کے بعد کتاب (الباشاۃ والقضاء  
 جو کہ عہد عثمانی سے متعلق ہے) ڈاکٹر صلاح الدین منجد کی تحقیق کے ساتھ منظر عام پر آئی۔  
 ۵۵۲ زرکلی کا خیال ہے کہ ابوالیوب ان کی کنیت ہے۔ زرکلی ہی نے ان کی وفات کا سن ۶۱۲  
 بیان کیا ہے۔ سن وفات کو زرکلی ابوالیوب ہی کے تذکرہ میں لکھا ہے۔ ۵۵۳ زرکلی - اعلام : ۸ : ۲۸۸  
 ۵۵۴ ابن عربون : تاریخ القضاء فی الاسلام : ۵ : ۵۵۵ حاجی : ۱ : ۲۸ : کتابہ : معجم المؤلفین۔  
 ۵۵۶ ابن خلکان : ۲ : ۹۲ - سیوطی : حین الحاضرۃ : ۱ : ۵۵۲ : ۵۵۳ : ۵۵۴ : ۵۵۵ : ۵۵۶ : ۵۵۷ : ۵۵۸ : ۵۵۹ : ۵۶۰ : ۵۶۱ : ۵۶۲ : ۵۶۳ : ۵۶۴ : ۵۶۵ : ۵۶۶ : ۵۶۷ : ۵۶۸ : ۵۶۹ : ۵۷۰ : ۵۷۱ : ۵۷۲ : ۵۷۳ : ۵۷۴ : ۵۷۵ : ۵۷۶ : ۵۷۷ : ۵۷۸ : ۵۷۹ : ۵۸۰ : ۵۸۱ : ۵۸۲ : ۵۸۳ : ۵۸۴ : ۵۸۵ : ۵۸۶ : ۵۸۷ : ۵۸۸ : ۵۸۹ : ۵۹۰ : ۵۹۱ : ۵۹۲ : ۵۹۳ : ۵۹۴ : ۵۹۵ : ۵۹۶ : ۵۹۷ : ۵۹۸ : ۵۹۹ : ۶۰۰ : ۶۰۱ : ۶۰۲ : ۶۰۳ : ۶۰۴ : ۶۰۵ : ۶۰۶ : ۶۰۷ : ۶۰۸ : ۶۰۹ : ۶۱۰ : ۶۱۱ : ۶۱۲ : ۶۱۳ : ۶۱۴ : ۶۱۵ : ۶۱۶ : ۶۱۷ : ۶۱۸ : ۶۱۹ : ۶۲۰ : ۶۲۱ : ۶۲۲ : ۶۲۳ : ۶۲۴ : ۶۲۵ : ۶۲۶ : ۶۲۷ : ۶۲۸ : ۶۲۹ : ۶۳۰ : ۶۳۱ : ۶۳۲ : ۶۳۳ : ۶۳۴ : ۶۳۵ : ۶۳۶ : ۶۳۷ : ۶۳۸ : ۶۳۹ : ۶۴۰ : ۶۴۱ : ۶۴۲ : ۶۴۳ : ۶۴۴ : ۶۴۵ : ۶۴۶ : ۶۴۷ : ۶۴۸ : ۶۴۹ : ۶۵۰ : ۶۵۱ : ۶۵۲ : ۶۵۳ : ۶۵۴ : ۶۵۵ : ۶۵۶ : ۶۵۷ : ۶۵۸ : ۶۵۹ : ۶۶۰ : ۶۶۱ : ۶۶۲ : ۶۶۳ : ۶۶۴ : ۶۶۵ : ۶۶۶ : ۶۶۷ : ۶۶۸ : ۶۶۹ : ۶۷۰ : ۶۷۱ : ۶۷۲ : ۶۷۳ : ۶۷۴ : ۶۷۵ : ۶۷۶ : ۶۷۷ : ۶۷۸ : ۶۷۹ : ۶۸۰ : ۶۸۱ : ۶۸۲ : ۶۸۳ : ۶۸۴ : ۶۸۵ : ۶۸۶ : ۶۸۷ : ۶۸۸ : ۶۸۹ : ۶۹۰ : ۶۹۱ : ۶۹۲ : ۶۹۳ : ۶۹۴ : ۶۹۵ : ۶۹۶ : ۶۹۷ : ۶۹۸ : ۶۹۹ : ۷۰۰ : ۷۰۱ : ۷۰۲ : ۷۰۳ : ۷۰۴ : ۷۰۵ : ۷۰۶ : ۷۰۷ : ۷۰۸ : ۷۰۹ : ۷۱۰ : ۷۱۱ : ۷۱۲ : ۷۱۳ : ۷۱۴ : ۷۱۵ : ۷۱۶ : ۷۱۷ : ۷۱۸ : ۷۱۹ : ۷۲۰ : ۷۲۱ : ۷۲۲ : ۷۲۳ : ۷۲۴ : ۷۲۵ : ۷۲۶ : ۷۲۷ : ۷۲۸ : ۷۲۹ : ۷۳۰ : ۷۳۱ : ۷۳۲ : ۷۳۳ : ۷۳۴ : ۷۳۵ : ۷۳۶ : ۷۳۷ : ۷۳۸ : ۷۳۹ : ۷۴۰ : ۷۴۱ : ۷۴۲ : ۷۴۳ : ۷۴۴ : ۷۴۵ : ۷۴۶ : ۷۴۷ : ۷۴۸ : ۷۴۹ : ۷۵۰ : ۷۵۱ : ۷۵۲ : ۷۵۳ : ۷۵۴ : ۷۵۵ : ۷۵۶ : ۷۵۷ : ۷۵۸ : ۷۵۹ : ۷۶۰ : ۷۶۱ : ۷۶۲ : ۷۶۳ : ۷۶۴ : ۷۶۵ : ۷۶۶ : ۷۶۷ : ۷۶۸ : ۷۶۹ : ۷۷۰ : ۷۷۱ : ۷۷۲ : ۷۷۳ : ۷۷۴ : ۷۷۵ : ۷۷۶ : ۷۷۷ : ۷۷۸ : ۷۷۹ : ۷۸۰ : ۷۸۱ : ۷۸۲ : ۷۸۳ : ۷۸۴ : ۷۸۵ : ۷۸۶ : ۷۸۷ : ۷۸۸ : ۷۸۹ : ۷۹۰ : ۷۹۱ : ۷۹۲ : ۷۹۳ : ۷۹۴ : ۷۹۵ : ۷۹۶ : ۷۹۷ : ۷۹۸ : ۷۹۹ : ۸۰۰ : ۸۰۱ : ۸۰۲ : ۸۰۳ : ۸۰۴ : ۸۰۵ : ۸۰۶ : ۸۰۷ : ۸۰۸ : ۸۰۹ : ۸۱۰ : ۸۱۱ : ۸۱۲ : ۸۱۳ : ۸۱۴ : ۸۱۵ : ۸۱۶ : ۸۱۷ : ۸۱۸ : ۸۱۹ : ۸۲۰ : ۸۲۱ : ۸۲۲ : ۸۲۳ : ۸۲۴ : ۸۲۵ : ۸۲۶ : ۸۲۷ : ۸۲۸ : ۸۲۹ : ۸۳۰ : ۸۳۱ : ۸۳۲ : ۸۳۳ : ۸۳۴ : ۸۳۵ : ۸۳۶ : ۸۳۷ : ۸۳۸ : ۸۳۹ : ۸۴۰ : ۸۴۱ : ۸۴۲ : ۸۴۳ : ۸۴۴ : ۸۴۵ : ۸۴۶ : ۸۴۷ : ۸۴۸ : ۸۴۹ : ۸۵۰ : ۸۵۱ : ۸۵۲ : ۸۵۳ : ۸۵۴ : ۸۵۵ : ۸۵۶ : ۸۵۷ : ۸۵۸ : ۸۵۹ : ۸۶۰ : ۸۶۱ : ۸۶۲ : ۸۶۳ : ۸۶۴ : ۸۶۵ : ۸۶۶ : ۸۶۷ : ۸۶۸ : ۸۶۹ : ۸۷۰ : ۸۷۱ : ۸۷۲ : ۸۷۳ : ۸۷۴ : ۸۷۵ : ۸۷۶ : ۸۷۷ : ۸۷۸ : ۸۷۹ : ۸۸۰ : ۸۸۱ : ۸۸۲ : ۸۸۳ : ۸۸۴ : ۸۸۵ : ۸۸۶ : ۸۸۷ : ۸۸۸ : ۸۸۹ : ۸۹۰ : ۸۹۱ : ۸۹۲ : ۸۹۳ : ۸۹۴ : ۸۹۵ : ۸۹۶ : ۸۹۷ : ۸۹۸ : ۸۹۹ : ۹۰۰ : ۹۰۱ : ۹۰۲ : ۹۰۳ : ۹۰۴ : ۹۰۵ : ۹۰۶ : ۹۰۷ : ۹۰۸ : ۹۰۹ : ۹۱۰ : ۹۱۱ : ۹۱۲ : ۹۱۳ : ۹۱۴ : ۹۱۵ : ۹۱۶ : ۹۱۷ : ۹۱۸ : ۹۱۹ : ۹۲۰ : ۹۲۱ : ۹۲۲ : ۹۲۳ : ۹۲۴ : ۹۲۵ : ۹۲۶ : ۹۲۷ : ۹۲۸ : ۹۲۹ : ۹۳۰ : ۹۳۱ : ۹۳۲ : ۹۳۳ : ۹۳۴ : ۹۳۵ : ۹۳۶ : ۹۳۷ : ۹۳۸ : ۹۳۹ : ۹۴۰ : ۹۴۱ : ۹۴۲ : ۹۴۳ : ۹۴۴ : ۹۴۵ : ۹۴۶ : ۹۴۷ : ۹۴۸ : ۹۴۹ : ۹۵۰ : ۹۵۱ : ۹۵۲ : ۹۵۳ : ۹۵۴ : ۹۵۵ : ۹۵۶ : ۹۵۷ : ۹۵۸ : ۹۵۹ : ۹۶۰ : ۹۶۱ : ۹۶۲ : ۹۶۳ : ۹۶۴ : ۹۶۵ : ۹۶۶ : ۹۶۷ : ۹۶۸ : ۹۶۹ : ۹۷۰ : ۹۷۱ : ۹۷۲ : ۹۷۳ : ۹۷۴ : ۹۷۵ : ۹۷۶ : ۹۷۷ : ۹۷۸ : ۹۷۹ : ۹۸۰ : ۹۸۱ : ۹۸۲ : ۹۸۳ : ۹۸۴ : ۹۸۵ : ۹۸۶ : ۹۸۷ : ۹۸۸ : ۹۸۹ : ۹۹۰ : ۹۹۱ : ۹۹۲ : ۹۹۳ : ۹۹۴ : ۹۹۵ : ۹۹۶ : ۹۹۷ : ۹۹۸ : ۹۹۹ : ۱۰۰۰ : ۱۰۰۱ : ۱۰۰۲ : ۱۰۰۳ : ۱۰۰۴ : ۱۰۰۵ : ۱۰۰۶ : ۱۰۰۷ : ۱۰۰۸ : ۱۰۰۹ : ۱۰۱۰ : ۱۰۱۱ : ۱۰۱۲ : ۱۰۱۳ : ۱۰۱۴ : ۱۰۱۵ : ۱۰۱۶ : ۱۰۱۷ : ۱۰۱۸ : ۱۰۱۹ : ۱۰۲۰ : ۱۰۲۱ : ۱۰۲۲ : ۱۰۲۳ : ۱۰۲۴ : ۱۰۲۵ : ۱۰۲۶ : ۱۰۲۷ : ۱۰۲۸ : ۱۰۲۹ : ۱۰۳۰ : ۱۰۳۱ : ۱۰۳۲ : ۱۰۳۳ : ۱۰۳۴ : ۱۰۳۵ : ۱۰۳۶ : ۱۰۳۷ : ۱۰۳۸ : ۱۰۳۹ : ۱۰۴۰ : ۱۰۴۱ : ۱۰۴۲ : ۱۰۴۳ : ۱۰۴۴ : ۱۰۴۵ : ۱۰۴۶ : ۱۰۴۷ : ۱۰۴۸ : ۱۰۴۹ : ۱۰۵۰ : ۱۰۵۱ : ۱۰۵۲ : ۱۰۵۳ : ۱۰۵۴ : ۱۰۵۵ : ۱۰۵۶ : ۱۰۵۷ : ۱۰۵۸ : ۱۰۵۹ : ۱۰۶۰ : ۱۰۶۱ : ۱۰۶۲ : ۱۰۶۳ : ۱۰۶۴ : ۱۰۶۵ : ۱۰۶۶ : ۱۰۶۷ : ۱۰۶۸ : ۱۰۶۹ : ۱۰۷۰ : ۱۰۷۱ : ۱۰۷۲ : ۱۰۷۳ : ۱۰۷۴ : ۱۰۷۵ : ۱۰۷۶ : ۱۰۷۷ : ۱۰۷۸ : ۱۰۷۹ : ۱۰۸۰ : ۱۰۸۱ : ۱۰۸۲ : ۱۰۸۳ : ۱۰۸۴ : ۱۰۸۵ : ۱۰۸۶ : ۱۰۸۷ : ۱۰۸۸ : ۱۰۸۹ : ۱۰۹۰ : ۱۰۹۱ : ۱۰۹۲ : ۱۰۹۳ : ۱۰۹۴ : ۱۰۹۵ : ۱۰۹۶ : ۱۰۹۷ : ۱۰۹۸ : ۱۰۹۹ : ۱۱۰۰ : ۱۱۰۱ : ۱۱۰۲ : ۱۱۰۳ : ۱۱۰۴ : ۱۱۰۵ : ۱۱۰۶ : ۱۱۰۷ : ۱۱۰۸ : ۱۱۰۹ : ۱۱۱۰ : ۱۱۱۱ : ۱۱۱۲ : ۱۱۱۳ : ۱۱۱۴ : ۱۱۱۵ : ۱۱۱۶ : ۱۱۱۷ : ۱۱۱۸ : ۱۱۱۹ : ۱۱۲۰ : ۱۱۲۱ : ۱۱۲۲ : ۱۱۲۳ : ۱۱۲۴ : ۱۱۲۵ : ۱۱۲۶ : ۱۱۲۷ : ۱۱۲۸ : ۱۱۲۹ : ۱۱۳۰ : ۱۱۳۱ : ۱۱۳۲ : ۱۱۳۳ : ۱۱۳۴ : ۱۱۳۵ : ۱۱۳۶ : ۱۱۳۷ : ۱۱۳۸ : ۱۱۳۹ : ۱۱۴۰ : ۱۱۴۱ : ۱۱۴۲ : ۱۱۴۳ : ۱۱۴۴ : ۱۱۴۵ : ۱۱۴۶ : ۱۱۴۷ : ۱۱۴۸ : ۱۱۴۹ : ۱۱۵۰ : ۱۱۵۱ : ۱۱۵۲ : ۱۱۵۳ : ۱۱۵۴ : ۱۱۵۵ : ۱۱۵۶ : ۱۱۵۷ : ۱۱۵۸ : ۱۱۵۹ : ۱۱۶۰ : ۱۱۶۱ : ۱۱۶۲ : ۱۱۶۳ : ۱۱۶۴ : ۱۱۶۵ : ۱۱۶۶ : ۱۱۶۷ : ۱۱۶۸ : ۱۱۶۹ : ۱۱۷۰ : ۱۱۷۱ : ۱۱۷۲ : ۱۱۷۳ : ۱۱۷۴ : ۱۱۷۵ : ۱۱۷۶ : ۱۱۷۷ : ۱۱۷۸ : ۱۱۷۹ : ۱۱۸۰ : ۱۱۸۱ : ۱۱۸۲ : ۱۱۸۳ : ۱۱۸۴ : ۱۱۸۵ : ۱۱۸۶ : ۱۱۸۷ : ۱۱۸۸ : ۱۱۸۹ : ۱۱۹۰ : ۱۱۹۱ : ۱۱۹۲ : ۱۱۹۳ : ۱۱۹۴ : ۱۱۹۵ : ۱۱۹۶ : ۱۱۹۷ : ۱۱۹۸ : ۱۱۹۹ : ۱۲۰۰ : ۱۲۰۱ : ۱۲۰۲ : ۱۲۰۳ : ۱۲۰۴ : ۱۲۰۵ : ۱۲۰۶ : ۱۲۰۷ : ۱۲۰۸ : ۱۲۰۹ : ۱۲۱۰ : ۱۲۱۱ : ۱۲۱۲ : ۱۲۱۳ : ۱۲۱۴ : ۱۲۱۵ : ۱۲۱۶ : ۱۲۱۷ : ۱۲۱۸ : ۱۲۱۹ : ۱۲۲۰ : ۱۲۲۱ : ۱۲۲۲ : ۱۲۲۳ : ۱۲۲۴ : ۱۲۲۵ : ۱۲۲۶ : ۱۲۲۷ : ۱۲۲۸ : ۱۲۲۹ : ۱۲۳۰ : ۱۲۳۱ : ۱۲۳۲ : ۱۲۳۳ : ۱۲۳۴ : ۱۲۳۵ : ۱۲۳۶ : ۱۲۳۷ : ۱۲۳۸ : ۱۲۳۹ : ۱۲۴۰ : ۱۲۴۱ : ۱۲۴۲ : ۱۲۴۳ : ۱۲۴۴ : ۱۲۴۵ : ۱۲۴۶ : ۱۲۴۷ : ۱۲۴۸ : ۱۲۴۹ : ۱۲۵۰ : ۱۲۵۱ : ۱۲۵۲ : ۱۲۵۳ : ۱۲۵۴ : ۱۲۵۵ : ۱۲۵۶ : ۱۲۵۷ : ۱۲۵۸ : ۱۲۵۹ : ۱۲۶۰ : ۱۲۶۱ : ۱۲۶۲ : ۱۲۶۳ : ۱۲۶۴ : ۱۲۶۵ : ۱۲۶۶ : ۱۲۶۷ : ۱۲۶۸ : ۱۲۶۹ : ۱۲۷۰ : ۱۲۷۱ : ۱۲۷۲ : ۱۲۷۳ : ۱۲۷۴ : ۱۲۷۵ : ۱۲۷۶ : ۱۲۷۷ : ۱۲۷۸ : ۱۲۷۹ : ۱۲۸۰ : ۱۲۸۱ : ۱۲۸۲ : ۱۲۸۳ : ۱۲۸۴ : ۱۲۸۵ : ۱۲۸۶ : ۱۲۸۷ : ۱۲۸۸ : ۱۲۸۹ : ۱۲۹۰ : ۱۲۹۱ : ۱۲۹۲ : ۱۲۹۳ : ۱۲۹۴ : ۱۲۹۵ : ۱۲۹۶ : ۱۲۹۷ : ۱۲۹۸ : ۱۲۹۹ : ۱۳۰۰ : ۱۳۰۱ : ۱۳۰۲ : ۱۳۰۳ : ۱۳۰۴ : ۱۳۰۵ : ۱۳۰۶ : ۱۳۰۷ : ۱۳۰۸ : ۱۳۰۹ : ۱۳۱۰ : ۱۳۱۱ : ۱۳۱۲ : ۱۳۱۳ : ۱۳۱۴ : ۱۳۱۵ : ۱۳۱۶ : ۱۳۱۷ : ۱۳۱۸ : ۱۳۱۹ : ۱۳۲۰ : ۱۳۲۱ : ۱۳۲۲ : ۱۳۲۳ : ۱۳۲۴ : ۱۳۲۵ : ۱۳۲۶ : ۱۳۲۷ : ۱۳۲۸ : ۱۳۲۹ : ۱۳۳۰ : ۱۳۳۱ : ۱۳۳۲ : ۱۳۳۳ : ۱۳۳۴ : ۱۳۳۵ : ۱۳۳۶ : ۱۳۳۷ : ۱۳۳۸ : ۱۳۳۹ : ۱۳۴۰ : ۱۳۴۱ : ۱۳۴۲ : ۱۳۴۳ : ۱۳۴۴ : ۱۳۴۵ : ۱۳۴۶ : ۱۳۴۷ : ۱۳۴۸ : ۱۳۴۹ : ۱۳۵۰ : ۱۳۵۱ : ۱۳۵۲ : ۱۳۵۳ : ۱۳۵۴ : ۱۳۵۵ : ۱۳۵۶ : ۱۳۵۷ : ۱۳۵۸ : ۱۳۵۹ : ۱۳۶۰ : ۱۳۶۱ : ۱۳۶۲ : ۱۳۶۳ : ۱۳۶۴ : ۱۳۶۵ : ۱۳۶۶ : ۱۳۶۷ : ۱۳۶۸ : ۱۳۶۹ : ۱۳۷۰ : ۱۳۷۱ : ۱۳۷۲ : ۱۳۷۳ : ۱۳۷۴ : ۱۳۷۵ : ۱۳۷۶ : ۱۳۷۷ : ۱۳۷۸ : ۱۳۷۹ : ۱۳۸۰ : ۱۳۸۱ : ۱۳۸۲ : ۱۳۸۳ : ۱۳۸۴ : ۱۳۸۵ : ۱۳۸۶ : ۱۳۸۷ : ۱۳۸۸ : ۱۳۸۹ : ۱۳۹۰ : ۱۳۹۱ : ۱۳۹۲ : ۱۳۹۳ : ۱۳۹۴ : ۱۳۹۵ : ۱۳۹۶ : ۱۳۹۷ : ۱۳۹۸ : ۱۳۹۹ : ۱۴۰۰ : ۱۴۰۱ : ۱۴۰۲ : ۱۴۰۳ : ۱۴۰۴ : ۱۴۰۵ : ۱۴۰۶ : ۱۴۰۷ : ۱۴۰۸ : ۱۴۰۹ : ۱۴۱۰ : ۱۴۱۱ : ۱۴۱۲ : ۱۴۱۳ : ۱۴۱۴ : ۱۴۱۵ : ۱۴۱۶ : ۱۴۱۷ : ۱۴۱۸ : ۱۴۱۹ : ۱۴۲۰ : ۱۴۲۱ : ۱۴۲۲ : ۱۴۲۳ : ۱۴۲۴ : ۱۴۲۵ : ۱۴۲۶ : ۱۴۲۷ : ۱۴۲۸ : ۱۴۲۹ : ۱۴۳۰ : ۱۴۳۱ : ۱۴۳۲ : ۱۴۳۳ : ۱۴۳۴ : ۱۴۳۵ : ۱۴۳۶ : ۱۴۳۷ : ۱۴۳۸ : ۱۴۳۹ : ۱۴۴۰ : ۱۴۴۱ : ۱۴۴۲ : ۱۴۴۳ : ۱۴۴۴ : ۱۴۴۵ : ۱۴۴۶ : ۱۴۴۷ : ۱۴۴۸ : ۱۴۴۹ : ۱۴۵۰ : ۱۴۵۱ : ۱۴۵۲ : ۱۴۵۳ : ۱۴۵۴ : ۱۴۵۵ : ۱۴۵۶ : ۱۴۵۷ : ۱۴۵۸ : ۱۴۵۹ : ۱۴۶۰ : ۱۴۶۱ : ۱۴۶۲ : ۱۴۶۳ : ۱۴۶۴ : ۱۴۶۵ : ۱۴۶۶ : ۱۴۶۷ : ۱۴۶۸ : ۱۴۶۹ : ۱۴۷۰ : ۱۴۷۱ : ۱۴۷۲ : ۱۴۷۳ : ۱۴۷۴ : ۱۴۷۵ : ۱۴۷۶ : ۱۴۷۷ : ۱۴۷۸ : ۱۴۷۹ : ۱۴۸۰ : ۱۴۸۱ : ۱۴۸۲ : ۱۴۸۳ : ۱۴۸۴ : ۱۴۸۵ : ۱۴۸۶ : ۱۴۸۷ : ۱۴۸۸ : ۱۴۸۹ : ۱۴۹۰ : ۱۴۹۱ : ۱۴۹۲ : ۱۴۹۳ : ۱۴۹۴ : ۱۴۹۵ : ۱۴۹۶ : ۱۴۹۷ : ۱۴۹۸ : ۱۴۹۹ : ۱۵۰۰ : ۱۵۰۱ : ۱۵۰۲ : ۱۵۰۳ : ۱۵۰۴ : ۱۵۰۵ : ۱۵۰۶ : ۱۵۰۷ : ۱۵۰۸ : ۱۵۰۹ : ۱۵۱۰ : ۱۵۱۱ : ۱۵۱۲ : ۱۵۱۳ : ۱۵۱۴ : ۱۵۱۵ : ۱۵۱۶ : ۱۵۱۷ : ۱۵۱۸ : ۱۵۱۹ : ۱۵۲۰ : ۱۵۲۱ : ۱۵۲۲ : ۱۵۲۳ : ۱۵۲۴ : ۱۵۲۵ : ۱۵۲۶ : ۱۵۲۷ : ۱۵۲۸ : ۱۵۲۹ : ۱۵۳۰ : ۱۵۳۱ : ۱۵۳۲ : ۱۵۳۳ : ۱۵۳۴ : ۱۵۳۵ : ۱۵۳۶ : ۱۵۳۷ : ۱۵۳۸ : ۱۵۳۹ : ۱۵۴۰ : ۱۵۴۱ : ۱۵۴۲ : ۱۵۴۳ : ۱۵۴۴ : ۱۵۴۵ : ۱۵۴۶ : ۱۵۴۷ : ۱۵۴۸ : ۱۵۴۹ : ۱۵۵۰ : ۱۵۵۱ : ۱۵۵۲ : ۱۵۵۳ : ۱۵۵۴ : ۱۵۵۵ : ۱۵۵۶ : ۱۵۵۷ : ۱۵۵۸ : ۱۵۵۹ : ۱۵۶۰ : ۱۵۶۱ : ۱۵۶۲ : ۱۵۶۳ : ۱۵۶۴ : ۱۵۶۵ : ۱۵۶۶ : ۱۵۶۷ : ۱۵۶۸ : ۱۵۶۹ : ۱۵۷۰ : ۱۵۷۱ : ۱۵۷۲ : ۱۵۷۳ : ۱۵۷۴ : ۱۵۷۵ : ۱۵۷۶ : ۱۵۷۷ : ۱۵۷۸ : ۱۵۷۹ : ۱۵۸۰ : ۱۵۸۱ : ۱۵۸۲ : ۱۵۸۳ : ۱۵۸۴ : ۱۵۸۵ : ۱۵۸۶ : ۱۵۸۷ : ۱۵۸۸ : ۱۵۸۹ : ۱۵۹۰ : ۱۵۹۱ : ۱۵۹۲ : ۱۵۹۳ : ۱۵۹۴ : ۱۵۹۵ : ۱۵۹۶ : ۱۵۹۷ : ۱۵۹۸ : ۱۵۹۹ : ۱۶۰۰ : ۱۶۰۱ : ۱۶۰۲ : ۱۶۰۳ : ۱۶۰۴ : ۱۶۰۵ : ۱۶۰۶ : ۱۶۰۷ : ۱۶۰۸ : ۱۶۰۹ : ۱۶۱۰ : ۱۶۱۱ : ۱۶۱۲ : ۱۶۱۳ : ۱۶۱۴ : ۱۶۱۵ : ۱۶۱۶ : ۱۶۱۷ : ۱۶۱۸ : ۱۶۱۹ : ۱۶۲۰ : ۱۶۲۱ : ۱۶۲۲ : ۱۶۲۳ : ۱۶۲۴ : ۱۶۲۵ : ۱۶۲۶ : ۱۶۲۷ : ۱۶۲۸ : ۱۶۲۹ : ۱۶۳۰ : ۱۶۳۱ : ۱۶۳۲ : ۱۶۳۳ : ۱۶۳۴ : ۱۶۳۵ : ۱۶۳۶ : ۱۶۳۷ : ۱۶۳۸ : ۱۶۳۹ : ۱۶۴۰ : ۱۶۴۱ : ۱۶۴۲ : ۱۶۴۳ : ۱۶۴۴ : ۱۶۴۵ : ۱۶۴۶ : ۱۶۴۷ : ۱۶۴۸ : ۱۶۴۹ : ۱۶۵۰ : ۱۶۵۱ : ۱۶۵۲ : ۱۶۵۳ : ۱۶۵۴ : ۱۶۵۵ : ۱۶۵۶ : ۱۶۵۷ : ۱۶۵۸ : ۱۶۵۹ : ۱۶۶۰ : ۱۶۶۱ : ۱۶۶۲ : ۱۶۶۳ : ۱۶۶۴ : ۱۶۶۵ : ۱۶۶۶ : ۱۶۶۷ : ۱۶۶۸ : ۱۶۶۹ : ۱۶۷۰ : ۱۶۷۱ : ۱۶۷۲ : ۱۶۷۳ : ۱۶۷۴ : ۱۶۷۵ : ۱۶۷۶ : ۱۶۷۷ : ۱۶۷۸ : ۱۶۷۹ : ۱۶۸۰ : ۱۶۸۱ : ۱۶۸۲ : ۱۶۸۳ : ۱۶۸۴ : ۱۶۸۵ : ۱۶۸۶ : ۱۶۸۷ : ۱۶۸۸ : ۱۶۸۹ : ۱۶۹۰ : ۱۶۹۱ : ۱۶۹۲ : ۱۶۹۳ : ۱۶۹۴ : ۱۶۹۵ : ۱۶۹۶ : ۱۶۹۷ : ۱۶۹۸ : ۱۶۹۹ : ۱۷۰۰ : ۱۷۰۱ : ۱۷۰۲ : ۱۷۰۳ : ۱۷۰۴ : ۱۷۰۵ : ۱۷۰۶ : ۱۷۰۷ : ۱۷۰۸ : ۱۷۰۹ : ۱۷۱۰ : ۱۷۱۱ : ۱۷۱۲ : ۱۷۱۳ : ۱۷۱۴ : ۱۷۱۵ : ۱۷۱۶ : ۱۷۱۷ : ۱۷۱۸ : ۱۷۱۹ : ۱۷۲۰ : ۱۷۲۱ : ۱۷۲۲ : ۱۷۲۳ : ۱۷۲۴ : ۱۷۲۵ : ۱۷۲۶ : ۱۷۲۷ : ۱۷۲۸ : ۱۷۲۹ : ۱۷۳۰ : ۱۷۳۱ : ۱۷۳۲ : ۱۷۳۳ : ۱۷۳۴ : ۱۷۳۵ : ۱۷۳۶ : ۱۷۳۷ : ۱۷۳۸ : ۱۷۳۹ : ۱۷۴۰ : ۱۷۴۱ : ۱۷۴۲ : ۱۷۴۳ : ۱۷۴۴ : ۱۷۴۵ : ۱۷۴۶ : ۱۷۴۷ : ۱۷۴۸ : ۱۷۴۹ : ۱۷۵۰ : ۱۷۵۱ : ۱۷۵۲ : ۱۷۵۳ : ۱۷۵۴ : ۱۷۵۵ : ۱۷۵۶ : ۱۷۵۷ : ۱۷۵۸ : ۱۷۵۹ : ۱۷۶۰ : ۱۷۶۱ : ۱۷۶۲ : ۱۷۶۳ : ۱۷۶۴ : ۱۷۶۵ : ۱۷۶۶ : ۱۷۶۷ : ۱۷۶۸ : ۱۷۶۹ : ۱۷۷۰ : ۱۷۷۱ : ۱۷۷۲ : ۱۷۷۳ : ۱۷۷۴ : ۱۷۷۵ : ۱۷۷۶ : ۱۷۷۷ : ۱۷۷۸ : ۱۷۷۹ : ۱۷۸۰ : ۱۷۸۱ : ۱۷۸۲ : ۱۷۸۳ : ۱۷۸۴ : ۱۷۸۵ : ۱۷۸۶ : ۱۷۸۷ : ۱۷۸۸ : ۱۷۸۹ : ۱۷۹۰ : ۱۷۹۱ : ۱۷۹۲ : ۱۷۹۳ : ۱۷۹۴ : ۱۷۹۵ : ۱۷۹۶ : ۱۷۹۷ : ۱۷۹۸ : ۱۷۹۹ : ۱۸۰۰ : ۱۸۰۱ : ۱۸۰۲ : ۱۸۰۳ : ۱۸۰۴ : ۱۸۰۵ : ۱۸۰۶ : ۱۸۰۷ : ۱۸۰۸ : ۱۸۰۹ : ۱۸۱۰ : ۱۸۱۱ : ۱۸۱۲ : ۱۸۱۳ : ۱۸۱۴ : ۱۸۱۵ : ۱۸۱۶ : ۱۸۱۷ : ۱۸۱۸ : ۱۸۱۹ : ۱۸۲۰ : ۱۸۲۱ : ۱۸۲۲ : ۱۸۲۳ : ۱۸۲۴ : ۱۸۲۵ : ۱۸۲۶ : ۱۸۲۷ : ۱۸۲۸ : ۱۸۲۹ : ۱۸۳۰ : ۱۸۳۱ : ۱۸۳۲ : ۱۸۳۳ : ۱۸۳۴ : ۱۸۳۵ :

- ۳: ۳۱ ۵۸۳ حوالہ سابق ۵۸۵ المغرب فی صلی المغرب: ۵۶۲ ۵۶۳ القسب تحقیق محمود علامی ص ۶ نیز ملاحظہ ہو ابن المبارکی التمدد: ۱: ۳۵۵ ط العطار بنی ۵۸۵ ابن بشکوان: الصلۃ: ۷۳: ۷۴ - ہدیۃ العارفین: ۳: ۷۳ ڈاکٹر عبدالرحمن اطمی کی کتاب "القضاہ ودراستہ فی الاندلس" ۲۰۵ ۵۸۹ حاجی: ۲۹ ۵۹۰ المقری: از بار الریاض: ۲: ۲۷ ۵۹۱ ن م: ۳: ۲۷ ۵۹۲ لسان الدین ابن الخطیب: الاحاء: ۳: ۱۲۳ ۵۹۳ المقدمہ: ۲۱ ۵۹۴ ابن بشکوان: الصلۃ: ۳۵۳، ابن خلکان: ۳: ۴۸ ۵۹۵ المقدمہ: ۱۸ ۵۹۶ اس سلسلہ میں ڈاکٹر عبدالرحمن اطمی سے استفادہ کیا گیا ہے ۵۹۷ ابن سورہ: ۱۸۶ ۵۹۸ الارطبی: خلاصۃ: ۲۸۳ ۵۹۹ الاشرف الرسولی: المسجد المسبک: ۲: ۶۰ (۱) ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ابن بشکوان: الصلۃ اس کتاب کے مقدمہ میں مولف نے اپنے ماخذ یعنی تاریخ القضاہ اور تاریخ الفقہاء کا تذکرہ کیا۔ ۶۰ ۶۱ لسان الدین ابن الخطیب: اعمال العمال: ۱: ۲۶ ۶۲ بغدادی: ہدیہ: ۲: ۲۷ ۶۳ ن م: ۷۶ ۶۴ ابن الندیم: ۱۹۱، بغدادی: ہدیہ: ۲: ۲۷ ۶۵ ابن الندیم: ۲۰۲ ۶۶ التجیری فی المعجم البکیر: ۱: ۱۸۵ - حاجی: ۱: ۲۷ ۶۷ ابن البغدادی: ہدیہ: ۲: ۱۱۲ ۶۸ النبازی: تاریخ قضاة الاندلس: ۱۸۸، معجم المؤلفین: ۶: ۱۸۱ ۶۹ ابن الندیم: ۳۲۸ ۷۰ الغزالی: الطبقات السنیہ فی تراجم الخفئیہ: ص ۲۸۵، بغدادی: ہدیہ: ۲: ۲۷ - حاجی: ۱: ۲۷ ۷۱ كشف الظنون: ۱: ۲۷ ۷۲ ہدیہ: ۱: ۶۶ - ۷۳ دیکھئے اس کتبہ کی فہرست ص ۳۷، خضاب کی کتاب کے لئے ملاحظہ ہو بردکلمان: تاریخ ادب عربی ۱۴۳ اور ضمیمہ ۲۹۲۔

## اپنے معاونین سے

محرری! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ادارہ اکاؤنٹ IDARA-E-TAHQEEQ-O-TASNEEF-E-ISLAMI ALIGARH

کے نام سے ہے۔ براہ کرم اپنا چیک یا ڈرافٹ اسی نام سے بھیجیں۔ اس میں کسی لفظ کی کمی بیشی سے زبردستی ہوتی ہے۔ امید ہے آپ کا تعاون ہمیں مستقل حاصل رہے گا۔

منیجس ادارہ تحقیق و تصنیف ایچ پی اے والی کوچھی۔ دودھ پور۔ علی گڑھ ۲۰۲۰۱